سوال

(933) میں غیر مقلدین سے بارہ سوال

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محترم حافظ صاحب شکرگڑھ سے ایک رسالہ نکلتا ہے اس میں غیر مقلدین سے بارہ سوال پوچھے ہوئے ہیں ان کے جواب بمعہ حوالہ تحریر فرمادیں۔ (ظفر اقبال، ضلع نارووال)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جن سوالات کے جوابات آپ نے پوچھے ہیں ان کے جواب اہل حدیث کی طرف سے دیے جاچکے ہیں، چنانچہ ہمارے محترم مولانا فاروق اصغر صاحب صارم خطیب جامع مسجد اہل حدیث علم دین صاحب والی المعروف ٹاہلی والی قبرستان روڈ، گوجرانوالہ حفظہ اللہ تعالیٰ نے رسالہ طبع فرما کر تقسیم کر دیا ہے آپ بھی ان سے کچھ نسخے منگوالیں۔

[صوفی محمد عباس رضوی خطیب واہنڈو کی طرف سے کیے گئے سوالات اور استادِ محترم فضیلة الشیخ مولانا محمد فاروق اصغر صاحب صارم کی طرف سے مفصل جوابات درج ذیل ہیں:

بالترتیب جوابات

سوال نمبر ۱ :...کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ وتر میں بعد از رکوع عام دعا کی طرح ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگی ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے؟

جواب:...قنوتِ وتر میں دعا مانگنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دونوں طرح ثابت ہے۔ رکوع سے پہلے قنوت وتر کی دعا مانگنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے جب کہ رکوع کے بعد قنوتِ وتر کی دعا مانگنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ حکم والی روایت کی صورت یعنی رکوع کے بعد قنوت وتر کی دعا پڑھنا ہمارے ہاں زیادہ بہتر ہے۔ (دیکھئے: کتب اُصول حدیث) اب دونوں روایتوں کی تفصیل سنیئے:

حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوتِ وتر رکوع سے پہلے کیا۔ (ابوداؤد، مع العون: ۱، ۵۳۸) 1

حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر کی دعا سکھائی ((اللّٰھم اھدنی فیمن ھَدَیت......)) اور کہا یہ دعا اس وقت مانگنا جب (قیام و رکوع ادا کرلو) صرف سجدہ کرنا باقی رہے۔ کلمات یہ ہیں: ((اذا رَفَعتُ رَاْسِیَ وَلَم یَبْقَ اِلاَّ السُّجُودُ)) (رواہ الحاکم: ۳، ۱۷۲ وسنن البیہقی: ۳، ۳۸)
علامہ البانی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ دیکھئے: ارواء الغلیل: ۲، ۱۶۸

باقی رہا ہاتھ اُٹھا کر دعا قنوت مانگنے کا مسئلہ تو سنن بیہقی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمکو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دیکھا صبح کی نماز میں آپ نے قنوت کیا، دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا ہوا تھا اور جنھوں نے آپ کے صحابہ کو شہید کر دیا تھا آپ ان پر بددعا کر رہے تھے۔ (سنن بیہقی: ۲،۲۱۱)

1 ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب القنوت فی الوتر

وضاحت:

...دونوں قنوت ہیں۔ دونوں نماز کے اندر ہیں۔ ایک قنوت میں ہاتھ اُٹھانے کی وضاحت آ گئی تو دوسرے قنوت میں بھی اسی شکل کو ہی اختیار کرنا مناسب ہو گا۔ اس کی مثال یوں ہے کہ کسی بھی مرفوع صحیح حدیث میں نہیں آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ میں سبحانک اللھمپڑھا ہو یا تلقین فرمائی ہو اس کے باوجود فرض نماز کی طرح جنازہ کو نماز سمجھتے ہوئے ہم اور آپ بھی سبحانک اللھم پڑھ لیتے ہیں۔

سوال نمبر ۲: ...کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ کی تمام تکبیرات میں رفع الیدین کرنے کا حکم فرمایا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نمازِ جنازہ کی تمام تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین فرمایا ہے؟

جواب: ...حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کی ہر تکبیر پر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ (العلل لدارقطنی)

اس روایت کے متعلق شیخ ابن بازkفرماتے ہیں: ''اس روایت کے تمام رواۃ ثقہ ہیں۔ عمر بن شبہ بھی ثقہ راوی ہیں۔ بحوالہ حاشیہ فتح الباری: ۳،۱۹۰''

اس روایت کے راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی جنازہ کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری مع الفتح: ۳،۱۸۹)

سوال نمبر ۳: ...حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کس کس شہید صحابی کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھائی تھی؟

جواب: ...عبارتِ سوال سے واضح ہو رہا ہے کہ غیر شہید کی غائبانہ نمازِ جنازہ آپ تسلیم کر چکے ہیں لیکن تقلید کا پھندا عمل نہیں کرنے دیتا ہو گا جو دلیل غیر شہید کی ہے وہی دلیل شہید کی سمجھ لیجئے۔

(ب) یہ مسئلہ اہل علم کے ہاں مختلف فیہ ہے۔ شہید کے جنازہ کے قائلین کے پاس جو دلائل ہیں ان میں سے صرف ایک روایت کو ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر اس طرح نماز ادا کی جس طرح آپ میت پر نماز ادا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری: ۱،۱۷۹) 1 واضح رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ نماز ادا کرنے کا واقعہ غزوۂ اُحد سے آٹھ سال بعد کا ہے۔

1 بخاری، کتاب الجنائز، باب الصلوۃ علی الشہید

سوال نمبر۴ : ...ایک صحیح مرفوع حدیث پیش کریں کہ نمازِ جنازہ میں امام دعائیں بلند آواز سے پڑھے اور مقتدی صرف آمین آمین پکاریں؟

جواب : ...نمازِ جنازہ سراً پڑھانا بھی درست ہے اور جہراً پڑھانا بھی صحیح ہے۔ جہاں تک دعائیں سراً پڑھنے کا ذکر ہے وہ تو گوشہ آپ کو معلوم ہے البتہ اگر نہیں معلوم تو وہ بلند آواز سے دعائیں پڑھنے کا گوشہ ہے۔لیجئے اس وقت ایک روایت بطورِ دلیل پیش کی جاتی ہے۔ شاید سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل آپ پر بھی اثر کر جائے۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نمازِ جنازہ پڑھی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تمام دعائیں یاد کرلیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر پڑھی تھیں اور وہ یہ تھیں : ((اَللّٰھُمَّ) اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہٗ......الخ)) (صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الجنائز) 1

وضاحت :

...صحابی رسول کا آپ کی دعاؤں کو یاد کرنا تبھی ہوسکتا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے پڑھی ہوں، سراً پڑھنے سے تو سنائی نہیں دیتیں یاد کرنا کیسے ممکن تھا۔

باقی رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا آمین آمین کہنا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعائیں پڑھتے تھے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پیچھے آمین آمین کہا کرتے تھے جیسا کہ ابھی اگلے سوال کے جواب میں وضاحت سے بیان ہوگا۔ اس کا ایک عام فائدہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرہ میں اکثر لوگوں کو جنازے کی دعائیں یاد نہیں ہوتیں۔ حالانکہ جنازے کا مقصد دعا ہے۔ آمین کہنے کی وجہ سے ہر ایک کی شرکت ہوجاتی ہے۔

سوال نمبر۵ : ...ایک صحیح صریح حدیث پیش کریں کہ نمازِ وتر میں رکوع کے بعد امام بلند آواز سے دعائے قنوت پڑھے اور مقتدی صرف آمین آمین پکاریں؟

جواب : ...حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ مسلسل پانچوں نمازوں کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد دعا قنوت پڑھی جس میں بنی سلیم، رِعل، ذکوان، عصیہ قبائل (جنھوں نے قراء کو شہید کر دیا تھا) پر اونچی آواز میں بددعا کی اور مقتدی آمین آمین پکارتے رہے۔ (قیام اللیل للمروزی : ۲۳۵)

وضاحت :

...قنوت وتر بھی قنوتِ نازلہ کی طرح دعائیہ کلمات پر مشتمل ہے۔ دونوں نماز کی آخری رکعت میں ہی کیے جاتے ہیں، اس حدیث کی روشنی میں،جماعت کی صورت میں اگر اونچی آواز سے امام قراءت کرے گا تو مقتدی بآواز بلند ہی آمین کہیں گے۔

1 مسلم، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت فی الصلاۃ۔

سوال نمبر۶ : ...کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلمنے حکم فرمایا تھا کہ نماز میں ہاتھ سینہ پر باندھے جائیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھے تھے؟

جواب : ...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا یہ ایسی واضح حقیقت ہے جس کو کئی ایک روایات کی تائید حاصل ہے۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے صرف ایک روایت پیش کی جاتی ہے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی تو میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینہ کے اوپر رکھا ہوا تھا۔ (صحیح ابن خزیمہ : ۲۴۳، ۱)

واضح رہے کہ بحر الرائق شرح کنز الدقائق کے حنفی مؤلف نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سینہ سے نیچے ہاتھ باندھنے والی روایات عند المحدثین بالاتفاق ضعیف ہیں۔ (دیکھئے: شرح مسلم للنووی)

سوال نمبر۷: ...کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کہنی پر رکھا تھا؟

جواب: ...حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یوں تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کےلیے کھڑے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کیا، تکبیر تحریمہ کہی اور کانوں تک ہاتھ اُٹھائے پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی گٹ اور کلائی (ساعد) پر رکھا۔ (ابوداؤد مع العون: ۲۶۵، ۱)

وضاحت:

...ہم جب بھی نمازِ نبوی کو بیان کرتے ہیں اور مسلمانوں کو تعلیم دیتے ہیں تو اس مذکور حدیث کی روشنی میں ہی وضاحت کرتے ہیں کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی گٹے اور کلائی پر رکھ کر سینے پر رکھا جائے۔ باور کیا جاتا ہے کہ حدیث میں موجود کلمہ ''ساعد''جسم کے اس حصے کو کہتے ہیں جو گٹے سے شروع ہو کر کہنی تک جاتا ہے۔ کہنی شامل نہیں ہے اگر کوئی شخص کہنی پر بھی ہاتھ رکھنے کا اہتمام کرتا ہے تو یہ اسے ہماری تعلیم و تلقین نہیں، ذاتی طور پر اس کی غفلت ہے۔

سوال نمبر۸: ...ایک صحیح مرفوع حدیث پیش کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا سال تہجد کی اذان کا حکم فرمایا ہو وہ اذان رمضان شریف میں سحری کھانے کےلیے نہ ہو بلکہ پورا سال تہجد پڑھنے کےلیے ہو؟

جواب: ...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فجر کے وقت ہر روز دو اذانیں ہی ہوا کرتی تھیں، صرف رمضان المبارک کے مہینہ کی تخصیص و تعیین میں کوئی روایت نہیں آئی۔ دو اذانوں کا جو معمول سارا سال تھا وہ معمول رمضان المبارک میں بھی تھا۔ اس بارے میں درج ذیل احادیث ملاحظہ کیجئے:

((عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَمْنَعَنَّ اَحَدَکُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُوْرِہٖ فَاِنَّہٗ یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ لِیَرْجِعَ قَائِمُکُمْ وَلِیُنَبِّہَ نَائِمُکُمْ)) (صحیح البخاری مع الفتح: ۲، ۱۰۳)1

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہسے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے وہ (فجر سے پہلے) رات کے وقت اذان دیتا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ قیام کرنے والا (سحری کےلیے) لوٹ جائے اور سویا ہوا اُٹھ جائے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ کی اذان رات کے وقت (فجر سے پہلے) ہوتی ہے لہٰذا کھا پی لیا کرو یہاں تک کہ عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہا اذان دے۔ (تب کھانا پینا چھوڑ دیا کرو)

وضاحت:

...ان دونوں روایتوں سے پتہ چلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک اذان فجر سے پہلے ہوتی تھی جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ دیتے تھے اور دوسری اذان طلوع فجر کے ساتھ ہوتی تھی جو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔ دونوں اذانیں بامقصد تھیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہکی اذان سحری کھانے اور نمازِ تہجد کے وقت کےلیے ایک اعلان کی حیثیت رکھتی تھی جبکہ حضرت عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان کا مقصد طلوعِ فجر کی اطلاع دینا تھا۔

ان روایتوں کی جگہ بھی ماہِ رمضان کا نام نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ان روایتوں کے تحت فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ یہ دو اذانیں سارا سال ہوتی تھیں۔

اس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے نفلی روزے رکھا کرتے تھے ، ہر ماہ تیرہ ، چودہ ، پندرہ تاریخ کا روزہ رکھتے ، سوموار ، جمعرات کا ہفتہ وار روزہ رکھتے تھے ۔ اس کے علاوہ بھی ماہِ شعبان کے اکثر ایام میں اور ذوالحجہ کے ابتدائی عشرہ میں نفلی روزوں کا اہتمام فرماتے تھے بلکہ جب دل چاہتا روزے کا پروگرام بنالیتے ۔ اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعینبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلمبھی کے تربیت یافتہ تھے ، وہ بھی فرضی روزوں کے علاوہ نفلی روزوں کے شوقین تھے اور پیش پیش تھے ۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے کہ وہ داؤد علیہ السلام والے روزے رکھتے تھے یعنی ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھنا ۔ دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعینبھی نفلی روزوں کا اہتمام کیا کرتے تھے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سہولت کی خاطر دو اذانوں کا اہتمام کیا گیا اور یہ اہتمام سارا سال ہی تھا کسی مخصوص ماہ کے لیے نہ تھا جیسا کہ عبارت روایت سے عیاں ہوتا ہے ۔

ثانیاً : ... ایک ہی روایت میں دونوں اذانوں کا ذکر ہے اگر دوسری اذان آپ کے نزدیک سارا سال تھی تو پہلی اذان سارا سال کیوں تسلیم نہیں کی جاتی ۔ دونوں میں فرق کرنے کی کوئی علت و شہادت نہیں ملتی ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۔

1 بخاری ، کتاب الاذان ، باب الاذان قبل الفجر ۔

سوال نمبر ۹ : ... ایک صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت میں بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھنے کا حکم دیا ہو یا خود پڑھی ہو ؟

جواب : ... نماز میں فاتحہ سے پہلے بسم اللہ آہستہ پڑھنا بھی درست ہے اور بلند آواز میں بھی صحیح ہے ۔ آہستہ پڑھنے والی روایت آپ کو معلوم ہے ، اونچی پڑھنے والی روایت سنیے :

جناب نعیم بن مجمر نے کہا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ، انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی ، پھر اُم القرآن (سورۂ فاتحہ) پڑھی ، جب غیر المغضوب علیہم ولا الضآلین تک پہنچے تو آمین کہی ، لوگوں نے بھی آمین کہی ... جب سلام پھیرا تو کہا مجھے اس ذات کی قسم 1 جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میری نماز تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہے ۔ (سنن نسائی) 1

وضاحت :

... اس روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نماز کا بیان ہے جس میں انہوں نے سورۂ فاتحہ کی طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھی ۔ نعیم مجمر سن کر ہی بیان کر رہے ہیں ، پھر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی نماز قرار دیا ۔

واضح رہے دار قطنی نے اس روایت کے متعلق یہ فیصلہ دیا ہے : (رواتہ کُلُّھم ثِقات) کہ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں ۔

مزید سنیے : ابن عمر ، ابن عباس اور ابن زبیر وغیرھم رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہی مسلک تھا کہ بسم اللہ جہراً پڑھنی چاہیے ۔ ملاحظہ ہو : جامع الترمذی مع التحفہ : 2 ۲۰۵ ، ا

سوال نمبر ۱۰ : ... ایک صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات تک رفع الیدین عند الرکوع و بعد الرکوع کیا تھا ؟

جواب : ... اگر ہر عمل میں یہ شرط لگا دی جائے کہ حدیث میں صراحتاً ہو " کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عمل تا وفات کیا ہو ۔ " تو یہ ایک ایسی شرط ہے جس کی وجہ سے بہت سے اعمال نبویہ کا تعلق ہماری زندگی سے ختم ہو جائے گا بلکہ دین اسلام کی اصلی شکل مسخ ہو کر رہ جائے گی ۔ مثلاً کوئی شخص آپ سے یہ پوچھ لے کہ نماز وتر میں تم تکبیر تحریمہ کی طرح جو رفع

الیدین کرتے ہواس کےلیے ایسی حدیث پش کروجس میں یہ صراحتاً ذکر ہوکہ آپ نے دعاقنوت شروع کرنے سے قبل تکبیر تحریمہ کی طرح وفات تک رفع الیدین کیا تھا تو بتائیے آپ ایسی روایت جومرفوع وصریح اور صحیح ہو پش کرسکیں گے ؟

1 نسائی،کتاب الافتتاح، باب قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

2 ترمذی،کتاب الصلاۃ، باب من رأی الجھر بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ کے سوال میں ''وفات تک'' کے کلمات بتارہے ہیں کہ آپ بریلوی ہوکروفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل ہیں۔ کیاخیال ہے ؟

تیسری بات یہ ہے کہ رفع الیدین کی احادیث کوروایت کرنے والے صحابہ میں سے ایک صحابی حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بھی ہیں، ان کی روایت صحیح مسلم میں موجود ہے۔ یہ صحابی رضی اللہ عنہ ۹ ہجری کو مسلمان ہوئے، حضور علیہ السلام سے تربیت لے کراپنے علاقہ کی طرف واپس چلے جاتے ہیں، ایک سال بعد یعنی دس ہجری کو پھر مدینہ منورہ آتے ہیں تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع الیدین عند الرکوع وغیرہ کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہیں۔ (دیکھئے: ابوداؤد)... گیارہ ہجری کے تقریباً ابتدائی ماہ بارہ ربیع الاوّل میں آپ کی وفات ہوجاتی ہے۔ بتائیے وہ کونسی مرفوع صحیح صریح روایت ہے جس نے اسے منسوخ کردیا؟

صاحبِ ہدایہ نے ابتدائی رفع الیدین کےلیے ''واظب علیہ'' کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں یعنی اس رفع الیدین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشگی فرمائی۔ علامہ زیلعی حنفی نے اس روایت کوواضح کردیا جس کی طرف بطورِ دلیل صاحب ہدایہ نے اشارہ کیا تووہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ والی ہی تھی جس میں رفع الیدین عند الرکوع والرفع منہ کا بھی ذکر تھا۔

تعجب ہے ایک ہی روایت میں تین جگہ کا رفع الیدین بیان ہوا، وہ روایت پہلے رفع الیدین کےلیے ہمیشگی کی دلیل بن گئی اور دوسرے مقامات کے رفع الیدین منسوخ پاگئے۔ انصاف کا تقاضا تھا کہ یا توتینوں مقامات کے رفع الیدین منسوخ قرار پاتے یاتینوں مقامات کے رفع الیدین ہمیشہ کےلیے ثابت ہوجاتے کیونکہ روایت ایک ہی ہے۔ اَفَتُؤۡمِنُوۡنَ بِبَعۡضِ الۡكِتٰبِ وَتَكۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ... [البقرۃ:۸۵][''کیا بعض احکام پریقین رکھتے ہواور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو۔'']

بیان میں نکتہ حدیث آتو سکتا ہے

تیرے دماغ میں تقلید ہو توکیا کہیے

سوال نمبر ۱۱ : ...ایک صحیح صریح مرفوع غیر محتمل حدیث پش کریں کہ کپڑا ہوتے ہوئے ننگے سر نماز

پڑھنے کا حکم حدیث میں ہو؟

جواب : ... صحت نماز کےلیے سر پر کپڑا باندھ کررکھنے کی شرط میں نہ کوئی قرآنی آیت ہے اورنہ ہی

صراحتاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف ہے، نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا خصوصی اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ جس حال میں ہوتے نماز ادا کرلیتے۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث شریفہ میں آپ کا ننگے سر نماز ادا کرنا بھی آیا ہے۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کواس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ ایک ہی کپڑا اوڑھے ہوئے تھے جس کے دونوں

کنارے آپ کے کندھوں پر تھے۔ (بخاری و مسلم) 1

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہفرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں شکار کےلیے نکلتا ہوں توکیا ایک ہی قمیص میں نماز پڑھ لیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ البتہ قمیص کو آگے سے بند کرلیا کرو۔ (ابوداؤد) 2

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی تو گردن کے پیچھے گرہ دی ہوئی تھی اور باقی کپڑے اُتار کر ٹنگنی پر رکھ لیے، سائل نے پوچھا یہ کیا؟ تو کہا یہ اس لیے کیا ہے تاکہ تم جیسے احمق لوگ دیکھ لیں۔ (صحیح البخاری) 3

محترم 1 سوچئے اور فرمائیے ان مذکورہ واقعات سے کوئی نصیحت و مسئلہ دریافت ہوتا ہے؟ اگر پھر بھی آپ کا خیال ہے کہ سر ننگے نماز نہیں ہوتی تو اس کےلیے آپ مرفوع، صریح، صحیح روایت پیش کریں کیونکہ آپ انہیں شرائط کو چاہتے اور پسند کرتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۲: ...ایک صحیح، صریح، مرفوع حدیث پیش کریں جس میں نماز میں دو، دو فٹ کھلے پاؤں کر کے کھڑے ہونے کا حکم ہے؟

جواب: ...یہ محض مبالغہ ہے، ہم نے کبھی بھی ایسا نہیں کہا اور بیان کیا۔ کوئی شخص بے خبری میں ایسا کرتا ہے تو درست نہیں......البتہ ہم تو اپنے مقتدیوں کو یوں کہتے ہیں کہ دو قدموں کے درمیان اس قدر فاصلہ رکھو کہ ساتھ والے نمازی سے کندھا بھی مل جائے کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے یوں ہی نماز کے لیے صف بندی کرتے اور کھڑے ہوتے تھے۔ الحمد للہ ہمارے نمازی اس طرح یعنی حدیث کے مطابق کھڑے ہوتے ہیں، مقلدین کی طرح نہیں کہ جماعت میں کھڑے ہو کر بھی اس طرح دور دور رہتے ہیں جیسے ایک دوسرے کے دشمن مجبوراً کھڑے ہوں۔ باقی رہا اکیلا نمازی تو اس کےلیے شرعاً کوئی پابندی نہیں کہ دو قدموں کے مابین کتنا فاصلہ رکھے۔ اگر آپ کے پاس کوئی مرفوع، صحیح، صریح روایت ہو تو پیش کریں؟

1 بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الثوب الواحد ملتحفاً بہ۔ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی ثوب واحد

2 ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب الرجل یصلی فی قمیص واحد

3 بخاری، کتاب الصلاۃ، باب عقد الازار علی القفا فی الصلاۃ۔

مقلدین احناف سے چند سوالات

آپ نے غیر مقلد سمجھ کر ہم سے سوالات کے جوابات کتاب و سنت کی روشنی میں طلب کیے جو ہم نے دے دیے۔ آپ مقلد ہیں اور مقلد کےلیے دلیل اس کے امام کا قول و فعل ہوتا ہے لہٰذا آپ صرف اور صرف اپنے امام ابو حنیفہؒ کے قول و فعل کی روشنی میں ہمارے درج ذیل چند سوالات کے جوابات دیں:

1 مقلدین احناف علماء اور قراء دینی اور قرآنی تعلیم دے کر جو تنخواہیں لیتے ہیں کیا امام ابوحنیفہ نے اس کا حکم دیا ہے؟ صحیح اور صریح باسند دلیل پیش کریں۔

2 مقلدین احناف جمعۃ المبارک کے خطبہ میں منبر پر بیٹھ کر عربی خطبہ سے پہلے جو تقریر کرتے ہیں، بتائیں امام ابو حنیفہؒ نے اس طرح کیا یا فرمایا ہے؟ کسی معتبر کتاب سے سند صحیح کے

ساتھ جواب دیں۔

3 مقلدین احناف کی مساجد میں جمعہ کے خطبات میں عورتیں بھی حاضر ہوتی ہیں، بتائیے آپ کے امام نے اس کا حکم دیا ہے؟ جواب صریح اور صحیح باسند روایت سے دیں۔

4 مقلدین دیہاتوں اور گاؤں میں جمعہ پڑھتے اور پڑھاتے ہیں، کیا امام ابو حنیفہؒ نے ایسا کیا تھا اور کہا تھا؟ سند صحیح سے صراحتاً ثابت کریں۔

5 باجماعت نماز ادا کرتے وقت حنفی حضرات قدم سے قدم نہیں ملاتے بلکہ فاصلے پر کھڑے ہونے کا اہتمام کرتے ہیں، یہ امام ابو حنیفہؒ سے قولاً یا عملاً باسند ثابت کریں۔

6 مقلدین احناف وضوء میں گردن پر سپیشل مسح کا اہتمام کرتے ہیں، کیا امام ابو حنیفہؒ نے ایسا کیا تھا یا فرمایا تھا؟ سند صحیح سے ثابت کریں۔

7 بارہ ربیع الاوّل کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کے لیے علماء حنفیہ بریلویہ گھوڑوں، گدھوں اور ریڑھوں وغیرہ پر سوار ہو کر سڑکوں اور گلیوں میں جلوس کی شکل میں گھومتے ہیں صحیح سند کے ساتھ ثابت کریں کہ امام ابو حنیفہؒ نے ایسا کیا یا کہا تھا؟

8 مقلدین حنفیہ نمازِ جنازہ کے بعد اسی جگہ ہاتھ اُٹھا کر بلند آواز سے دعا کرتے ہیں اور حاضرین آمین آمین کہتے ہیں۔ اگر یہ کام آپ کے امام نے کیا تھا یا کہا تھا تو صحیح سند سے حوالہ دیں۔

9 مقلدین حنیفہ بریلویہ میت کو کندھا دیتے وقت کلمہ شہادت کہتے ہیں۔ کیا امام ابو حنیفہؒ نے ایسا کہا تھا اور کیا تھا؟ باسند روایت پیش کریں۔ رجال ثقہ ہوں۔

10 مقلدین حنفیہ بریلویہ قبروں پر میلے کرواتے ہیں۔ چڑھاوے چڑھاتے ہیں، چادریں ڈالتے ہیں، بتائیں آپ کے امام ابو حنیفہؒ نے یہ تمام کام کیے تھے یا فرمائے تھے؟ جواب میں صحیح اور صریح باسند روایت پیش کریں۔ (فاروق اصغر صارم)

<u>قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل</u>

جلد02ص838-848

محدث فتویٰ